مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۳ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام بذریعہ فون دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

قادیان ۲۴ ماہ وفا۔ نواب زادہ میاں مسعود احمد خان صاحب چند روز سے قولنج اور درد گردہ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

مکرم وزیر علی صاحب ہوشیارپوری محلہ دارالشکر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے فوت ہو گئے ہیں انا للہ و انا الیہ راجعون جنازہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھایا۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

جلد ۳۴ | ۲۴ ماہ وفا ۱۳۲۵ ہش | ۲۴ شعبان ۱۳۶۵ھ | ۲۴ جولائی ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۷۲

ہندوستان کی بدنصیب قوم

ہندوستان میں چھ کروڑ سے زائد لوگ ایسے بھی آباد ہیں۔ جن کو اچھوت کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ تعلیمی، معاشی، اقتصادی سیاسی اور تنظیمی ہر لحاظ سے قابل رحم ہیں۔ ان کی حالت سے متاثر ہو کر حکومت برطانیہ نے کمیونل ایوارڈ میں ان کے لئے جداگانہ نیابت منظور کی تھی۔ مگر اس کو ہندو اقتدار کے لئے ضرب کاری جانتے ہوئے گاندھی جی نے منسوخ کرانے کے لئے جان کی بازی لگا دی۔ اور مرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اچھوتوں کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار اس حربہ سے مرعوب ہو گئے اور پونا پیکٹ پر رضامند ہو گئے۔ یہ پیکٹ گویا اچھوتوں کی موت کا وارنٹ ہے۔ اس کے رو سے اچھوتوں کے لئے ہر صوبائی اسمبلی میں نشستیں تو مخصوص کر دی گئیں۔ مگر اچھوت ممبروں کے انتخاب کا سسٹم نہایت پیچیدہ بنا دیا گیا۔ یعنی اچھوت امیدوار کو پہلے صرف اچھوت ووٹ دیں۔ اور اس کے بعد دوسری پولنگ میں اچھوت اور ہندو مل کر ووٹ دیں۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ صرف وہی اچھوت ممبر کامیاب ہو سکتے ہیں، جن کو ہندوؤں کی تائید حاصل ہو۔ چنانچہ گزشتہ انتخابات میں غیر کانگرسی اچھوتوں کو شکست ہوئی، اور اب برطانی مدبرین بھی یہ سمجھنے لگے ہیں۔ کہ اچھوت کانگرس کے ساتھ ہیں۔ چنانچہ مسٹر الیگزینڈر نے جو وزارتی مشن کے ممبر تھے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے اسی رائے کا اظہار کیا۔ کہ اچھوتوں کی اکثریت کانگرس کے ساتھ ہے۔

اس خطرناک حالت سے متاثر ہو کر اچھوتوں نے پونا میں ستیہ گرہ کی تحریک شروع کر رکھی ہے اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ پونا پیکٹ کو منسوخ کیا جائے۔ اور بمبئی کی کانگرسی حکومت اب انہیں گرفتار کر رہی ہے۔ اب تک کئی سو مرد و عورت پکڑے جا چکے ہیں۔ اس تحریک کے لیڈر ڈاکٹر امبیدکار نے ان لوگوں سے جو عوام کے حقوق کے تحفظ کے علمبردار ہیں سکے دعویٰ ہیں اپیل کی ہے کہ وہ اچھوتوں کی حمایت کریں اور کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ واضح اور معین الفاظ میں اچھوتوں کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرے۔ جہاں تک کانگرس کی پالیسی کی وضاحت کا تعلق ہے۔ اس کا مطالبہ ہمارے نزدیک محض تکلف ہے۔ کیا ڈاکٹر امبیدکار اس حقیقت سے ناآشنا ہیں۔ کہ پچھلے دنوں صدر کانگرس اور وائسرائے ہند کے مابین جو خط و کتابت ہوئی، اس میں صدر کانگرس مولانا ابو الکلام آزاد نے اس بات پر پورا پورا زور دیا تھا۔ کہ اچھوت ہندو جاتی کا ہی ایک جزو ہیں۔ اور کہ انہیں ہندوؤں سے الگ نیابت دیئے جانے کا اصول تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اور حال ہی میں بمبئی کے کانگرسی وزیر اعظم ڈاکٹر کھیر نے بھی اچھوتوں کی جداگانہ اور علیحدہ ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ جب اچھوتوں کی موجودہ بدحالی اس معاہدہ کا نتیجہ ہے۔ جس پر انہوں نے رضامندی کے دستخط ثبت کر دیئے تھے۔ اور اس کی بناء پر حکومت برطانیہ نے کمیونل ایوارڈ میں تبدیلی منظور کر لی۔ اور پھر وزارتی مشن نے بھی اپنی سکیم میں اسی کو پیش نظر رکھ کر فیصلہ کر دیا۔ تو اب اس ستیہ گرہ اور ایجی ٹیشن سے خاطر خواہ نتائج مترتب ہونے کی امید کس بناء پر کی جا سکتی ہے۔ یہ جد و جہد بہت بعد از وقت ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اچھوتوں کی قوت عمل اور وقت تو ضائع ہوگا لیکن یہ توقع نہیں کی جا سکتی۔ کہ انہیں کچھ حاصل بھی ہو سکے گا۔ یہ سب فضول اور بے فائدہ ہے۔

اب اچھوتوں کے لئے صرف ایک ہی راہ باقی ہے۔ اور اگر ان کے لیڈر دور اندیشی اور غور و فکر سے کام لیں تو انہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اور اپنی قوم کو بڑے زور کے ساتھ اس بات پر آمادہ کرنا چاہیئے۔ کہ وہ اسلام کو قبول کر کے وہ تمام مجلسی اور سیاسی حقوق کو حاصل کرے۔ جن سے وہ آج تک محروم ہے، اور جنہیں کسی اور طرح حاصل کرنے میں وہ کامیاب نہ ہو سکے گی۔ اچھوت مسلمان ہونے سے ہمیشہ کے لئے اس کشمکش سے مخلصی حاصل کر سکیں گے۔ جس میں وہ صدیوں سے مبتلا ہیں۔ جب ہندو انہیں اس طرح دھتکارتے اور ان کے ساتھ توہین آمیز سلوک کرتے ہیں۔ تو وہ غیرت و حمیت سے کیوں کام نہیں لیتے۔ اور کیوں ہندوؤں کی بغل میں ہی گھسنے کی کوشش کرتے ہیں کیوں اس قوم کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ جو انہیں صدق دلی کے ساتھ اپنے سینہ کے ساتھ لگانے کے لئے اپنی آغوش کھولے ہوئے ہے۔ اور انہیں ہر قسم کے حقوق عطا کرنے کے لئے بالکل تیار ہے

مظلوم کی حمایت مسلمان کے لئے فرض ہے اور اس لحاظ سے اچھوتوں کی ہر جائز رنگ میں مدد لازم ہے، لیکن مدد و حمایت کا صحیح طریق یہ ہے۔ کہ انہیں اس منزل کے قریب لانے کی کوشش کریں۔ جہاں وہ غاصبوں کی دراز دستیوں اور ستم رانیوں سے محفوظ ہو کر حقیقی امن اور راحت حاصل کر سکیں۔ اور باعزت زندگی بسر کرنے کے قابل ہو سکتے ہیں، اور جو انکی دنیوی برخوردی کے ساتھ انکی اخروی نجات کا بھی ذریعہ بن سکتی ہے یہی وہ مقام ہے جہاں پہنچکر انہیں چین نصیب ہو سکتا ہے، اسکے سوا ان کی سب کوششیں بے سود اور بے فائدہ ہیں۔ اب تک وہ کئی جتن کر چکے ہیں۔ مگر نتیجہ صفر ہے

ایڈیٹر:۔ رحمت اللہ خان شاکر
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

اسلام کی صحیح تعلیم اور مسلمانوں کی افسوسناک حالت

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد لنڈن)

(۱)

مسلمان جو حقیقتِ اسلام سے لاعلم اور نورِ نبوت سے دور ہے۔ اپنی بے چارگی کے عالم میں مادہ پرست دنیا کی بڑھتی ہوئی مخالفت کی زد میں بسا اوقات اسلامی عقائد سے بیزاری کا اعلان کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اسلامی تعلیم پر عمل تو اس کے باپ دادوں نے ہی چھوڑ دیا تھا۔ اب یہ آہستہ آہستہ عقائد کو بھی ترک کرتا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ساتھ اپنے مسلمان ہونے کا دم بھرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ حال ہی میں یونائیٹڈ نیشنز یونیورسٹی سنڈ کے زیر اہتمام ایک سلسلۂ تقاریر کے دوران میں ایک عیسائی عورت نے اسلام کی تعلیم پردہ پر اعتراض کیا۔ کہ یہ ظالمانہ تعلیم ہے۔ سامعین میں بہت سے مسلمان بھی تھے۔ جن میں اکثریت عرب ممالک کے رہنے والوں کی تھی۔ لیکن کسی کو اٹھ کر اسلامی تعلیم کی برتری کو پیش کرنے کی توفیق نہ ملی۔ آخر خاکسار نے اٹھ کر اس کی تردید کی۔ اور بیان کیا کہ پردہ اپنے جمیع فوائد کے ساتھ عورت کی آزادی میں کسی صورت میں بھی روک نہیں بنتا۔ بعض مثالیں دیں۔ کہ کس طرح مسلمان عورتیں پردہ کے باوجود ہر قسم کی کارروائیوں میں حصہ لیتی ہیں۔ اور خوش و خرم زندگی بسر کرتی ہیں۔ یہ بھی اعتراض کیا گیا تھا۔ کہ روزوں کا حکم بہت سخت حکم ہے۔ اور روزہ رکھنا بہت مشقت طلب ہے۔ اس پر خاکسار نے بتایا کہ علاوہ دیگر فوائد کے ایک فائدہ تو آج کل بھی واضح ہے۔ جبکہ دنیا کا ایک حصہ بھوک کی مصیبت میں مبتلا ہے۔ بعض ممالک ایسے ہیں جو باوجود اس کے کہ ان کے ہاں خوراک کی فراوانی ہے۔ وہ بھوکے ممالک کی صحیح طور پر مدد نہیں کرتے۔ کیونکہ انہیں بھوک کی تکلیف کا احساس نہیں ہے۔ اگر امریکہ اور روس کے لوگ ایک ایک مہینہ کے روزے رکھیں۔ تو انہیں اس تکلیف کا احساس ہو جائے۔ اور وہ بھوکوں کی زیادہ امداد کے لئے آمادہ ہو جائیں۔

(۲)

اگلے روز ایک شامی مسلمان عورت مس السعید نے اپنی تقریر میں یہ بیان کیا کہ اسلام میں اس امر کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ کہ عورت کے لئے پردہ لازمی ہے۔ یہ طریق قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ نیز یہ کہ ہمارے خاندان میں اب عورت کی آزادی کی تحریک شروع ہو گئی ہے۔ اور میری والدہ نے سب سے پہلے پردہ ترک کیا۔ اور اس نے اپنی لڑکیوں کو آزاد کرایا۔ اس "مسلمان" عورت کے اس بیان پر ہمیں پھر اٹھ کر تردید کرنا پڑی۔ اور خاکسار نے بتایا۔ کہ اگر پردہ اسلامی حکم نہیں۔ تو حضرت عائشہ رضؓ اور دیگر ازواج مطہرات اور خلفائے کرام کی ازواج اور دیگر مسلمانوں کی عورتیں اس زمانہ میں کیوں پردہ کیا کرتی تھیں۔ میں نے کہا کہ ہم خود قرآن کریم کو جانتے ہیں: ہمیں معلوم ہے کہ پردہ قرآنی تعلیم ہے بدقسمتی سے ناواقف مسلمان تو محض نام کے مسلمان ہیں۔ وہ مسلمان ہیں اس لئے کہ وہ مسلمان والدین کے ہاں پیدا ہوئے۔ ان میں اسلام کی روح باقی نہیں نہ وہ اسلامی تعلیم سے آگاہ ہیں۔ وہ اپنی لاعلمی کے عالم میں اسلام کی طرف غلط باتیں منسوب کرتے ہیں۔ کیا مقررہ کو یاد نہیں کہ مسلمان عورتیں برعایت پردہ اسلامی جنگوں میں شریک ہوتی اور زخمیوں کی امداد کیا کرتی تھیں اس پر وہی عورت دوبارہ کھڑی ہوئی اور کہنے لگی۔ کہ میں اسلام کی تعلیم سے زیادہ واقف نہیں ہوں۔ اگر سامعین میں سے کوئی اور صاحب اس موضوع پر روشنی ڈال سکیں۔ تو وہ کچھ بیان کریں۔

(۳)

ایک صاحب اٹھے۔ دیکھنے میں وہ مصری نظر آتے تھے۔ سب کی نظریں ان کی طرف اٹھیں کہ دیکھیں یہ صاحب قرآن کریم کی کیا تفسیر پیش کرتے ہیں۔ ہال تعلیم یافتہ طبقہ سے بھرا ہوا تھا۔ سب اسلام کے متعلق واقفیت حاصل کرنا چاہتے تھے۔ ایک دلچسپ موضوع زیر بحث تھا۔ یہ صاحب کہنے لگے کہ پردہ کا حکم اسلام میں نہیں۔ یہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی ازواج مطہرات کے لئے تھا۔ اسکی خاص وجہ تھی۔ عام مسلمان عورتیں اس حکم کی مخاطب نہ تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ان تائیدی کلمات کو سنکر تقریر کرنے والی خاتون کی آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ انہوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ کہ ایک اور "مسلمان" ساتھی انہیں میسر آ گیا۔ یہ ہے آج کل کے مسلمانوں کی حالت۔

اسی پر بس نہیں۔ ایک ہندی مسلمان کی سنیئے۔ یہ صاحب مفسر قرآن ہیں۔ انگریزی ترجمہ قرآن کریم کے مصنف۔ انگلستان میں تعلیم یافتہ اور گورنمنٹ کالج لاہور کے سابق پرنسپل انہوں نے اسلام کے متعلق تقریر کی۔ تقریر اچھی تھی۔ کسی کو کچھ کہنے کی گنجائش نہ تھی۔ لیکن: فاضل مقرر کی بدقسمتی دیکھئے۔ کہ تقریر کے بعد ایک من چلے نے پردہ کے متعلق سوال کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ فرمانے لگے۔ یہ رواج کی بات ہے۔ اسلام کا اس سے کوئی تعلق نہیں اس پر پھر ہمیں جوش آیا۔ اور برادرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اٹھ کر مقرر سے دریافت کیا۔ کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا یہ ارشاد نہیں۔ کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفاء الراشدین المھدیین یعنی مسلمانوں پر لازم ہے۔ کہ وہ میرے اور خلفاء راشدین کے طریق کار پر چلیں۔ اور کیا حضورؐ اور خلفاء کرام کے زمانہ میں پردہ تھا یا نہیں۔ اس پر انہوں نے پھر وہی جواب دہرایا۔ کہ یہ رواج کی بات تھی۔

(۴)

حقیقت یہ ہے۔ کہ بیچارہ معذور مسلمان اس سے زیادہ اور کر بھی کیا سکتا ہے۔ اس میں اتنی طاقت ہی کہاں ہے۔ کہ وہ کفر و الحاد کی بڑھتی ہوئی رَو کا مقابلہ کر سکے۔ وہ تو آسانی اور بچاؤ کی صورت اسی میں دیکھتا ہے۔ کہ ادب کے ساتھ زمانہ کے آگے سر جھکا دے۔ ہمیں ہائیڈ پارک میں بعض اوقات ایسے مسلمان ملتے ہیں۔ جو خواہ مخواہ ہماری مخالفت شروع کر دیں گے۔ ہم جب یہاں کے مقابلہ میں قرآن کریم کی فضیلت پیش کر رہے ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے مبارک وجود کی صحیح تصویر ان کے سامنے رکھتے ہوں گے اور اسلام کی صداقت بیان کر رہے ہوں گے کہ اچانک یہ "مسلمان" صاحب بیچ میں آ دھمکیں گے۔ اور کہیں گے اجی صاحب یہ غلط بیان فرمایا آپ نے۔ قرآن کریم میں یہ نہیں لکھا۔ کوئی ان سے پوچھے قرآن پڑھا بھی ہے یا باپ دادوں سے نام ہی سن رکھا ہے۔ ہم ان لوگوں کو مناسب جواب دے کر خاموش کرا دیتے ہیں۔ بے چارے زیادہ دخل نہیں دے سکتے وقتی جوش ہوتا ہے۔ دب جاتے ہیں۔ یہ ہے ان کی حالت۔ انہیں دیکھ کر قرآن کریم کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پیشگوئیاں پوری ہوتی نظر آتی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت عیاں ہوتی ہے۔ قرآنی صداقت ثابت ہوئی کہ یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجوراً۔ لیکن دوسری طرف ان مسلمان کہلانے والوں کے اس طرز عمل سے دکھ بھی ہوتا ہے۔ کہ کس طرح یہ اپنی شکست خوردہ ذہنیت کا اظہار کئے بغیر رہ نہیں سکتے۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہدایت دے۔ آمین

سندر گڑھ اور ملکھا نوالہ میں تبلیغی جلسے

موضع سندر گڑھ ضلع امرتسر میں ۲۷ر ۲۸ر جولائی ۱۹۳۶ء کو جلسہ ہوگا۔ اور انہی تاریخوں پر ملکھا نوالہ ضلع سیالکوٹ میں بھی جلسہ ہوگا۔ مرکز کی طرف سے مبلغین بھیجے جائیں گے۔ قرب و جوار کے احباب بکثرت شریک ہوں۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

درجہ علیمہ اور کمپارٹمنٹ میں آنیوالی طالبات کو اطلاع

درجہ علیمہ اور کمپارٹمنٹ میں آنے والی طالبات اور طالب علموں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کا امتحان اکتوبر ۱۹۳۶ء میں ہوگا۔ امتحان کی تاریخ کا بعد میں اعلان کر دیا جائیگا۔

(صدر امتحان کمیٹی مجلس تعلیم قادیان)

موجودہ بائیبل کے الہامی ہونیکے متعلق چند سوال

از مکرم مہاشہ فضل حسین صاحب کارکن نظارت تالیف و تصنیف

پہلا سوال

پرانے عہد نامہ میں جس قدر کتابیں اور صحیفے پائے جاتے ہیں۔ وہ سب کے سب خدا کا کلام اور الہامی ہیں یا بعض اگر کہیں سب کے سب۔ تو اس کا ثبوت درکار ہے۔ ہر ایک کے متعلق الگ الگ بتایا جائے۔ کہ وہ کب اور کن نبیوں پر نازل ہوئے۔ اور ان نبیوں نے کہاں اور کس جگہ اس امر کا اقبال اور دعوے کیا ہے۔ کہ فلاں فلاں صحیفہ ہم پر خدا کی طرف سے الہاماً نازل ہوا۔ جواب میں اگر یہ کہا جائے۔ کہ بائیبل کے تمام صحیفوں کے متعلق نہیں بتایا جا سکتا کہ وہ فلاں فلاں ملہم پر نازل ہوئے۔ اور فلاں فلاں کتاب میں ان ملہموں نے ان کے نزول کا دعوے کیا ہے۔ تو پھر اس امر کا کیا ثبوت۔ کہ وہ سب کے سب الہامی اور خدا کا کلام ہیں؟

دوسرا سوال

اگر تھوڑی دیر کے لئے اس مطالبہ کو ہلکا کر کے یہ سوال کریں۔ کہ فی الحال سب کے متعلق نہ سہی، صرف قاضیوں آستر، واعظ۔ ایوب۔ تواریخ سلاطین وغیرہ کتابوں ہی سے ان کے الہامی ہونے کا دعوے انہی کے ملہموں کے الفاظ میں دکھا دیا جائے۔ تو کیا ہمارے مسیحی دوست ہمت کر کے اسے پورا کر دینگے؟

اگر وہ اس ہلکے سے مطالبہ کو پورا کر سکتے ہیں تو ضرور بتائیں۔ کہ یہ کتابیں کن نبیوں پر نازل ہوئیں۔ اور ان نبیوں نے کہاں اس امر کا دعوے کیا ہے؟

اگر حامیان بائیبل اس معمولی سے مطالبہ کو بھی پورا کرنے سے قاصر ہوں۔ جیسا کہ سکاٹ لینڈ کے نامور پروفیسر ڈاڈز صاحب ڈی ڈی کو بھی بامر مجبوری لکھنا پڑا کہ "پرانے عہد نامہ کے مصنفوں میں سے ہر ایک مصنف اپنے ملہم ہونے کا دعوے نہیں کرتا۔"

(تحقیق بائیبل مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور صفحہ ۸۲)

اور "بائیبل میں ایسی کتابیں ہیں۔ جن کی نسبت ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ وہ کسی نبی یا رسول یا کسی اور مقرر کئے ہوئے شخص کی لکھی ہوئی ہیں۔ مثلاً پہلی اور دوسری تواریخ آستر۔ ایوب اور واعظ کوئی نہیں جانتا کہ ان کتابوں کو کس نے لکھا ہے۔"

(ایضاً صفحہ ۳۸)

تو پھر مسیحی بھائی خود ہی بتائیں آخر ان کو کس بناء پر الہامی تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جب تک وہ کتاب جسے الہامی کہا جاتا ہے۔ خود دعوے نہ کرے۔ اور پھر اس کا ملہم اقراری نہ ہو۔ تب تک کسی غیر کا کیا حق ہے۔ کہ وہ خواہ مخواہ اس کی طرف وہ باتیں منسوب کرے۔ جن کی اسے خبر تک نہیں؟

اگر کہا جائے کہ عہد جدید نے چونکہ عہد قدیم کی تصدیق کر دی ہے۔ لہذا وہ الہامی ہے۔ تو اس کے متعلق یاد رکھیے یہ جواب نہیں۔ بلکہ اسے بنائے فاسد علی الفاسد کہتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح پرانے عہد نامہ کا الہامی ہونا محل بحث ہے۔ اسی طرح نیا عہد نامہ بھی تحقیق کی جرح سے عہدہ برآ نہیں ہو سکا۔ پس عہد جدید کو مصدق ٹھہرانا عہد قدیم کے لئے قطعاً فائدہ بخش نہیں

تیسرا سوال

جس طرح عہد نامہ قدیم کے متعلق ہمارا سوال تھا۔ اسی طرح عہد جدید کے متعلق بھی یہی سوال ہے۔ کہ متی سے لے کر مکاشفات تک جتنے رسالے اور خطوط موجودہ بائیبل میں نظر آتے ہیں۔ یہ تمام کے تمام الہامی اور خدا کی طرف سے نازل شدہ ہیں یا بعض؟ اگر کہا جائے بعض تو پھر یہ بتانا چاہیئے۔ کہ "بعض" میں کون کون سا خط اور انجیل شامل ہے۔ اور اس کے بالمقابل وہ کونسی انجیلیں اور خطوط ہیں جو الہامی نہیں۔ بلکہ انسانی تصنیف ہیں۔ اور یہ دکھلاتے ہوئے ساتھ ہی وہ معیار بھی بتایا جائے۔ جس کے ذریعہ ان میں الہامی اور غیر الہامی کی تمیز کی جاتی ہے۔

لیکن اگر سبھی کو الہامی کہا جائے تو اس پر یہ سوال ہوگا۔ کہ آیا وہ تمام صحیفے اپنے ملہموں کے نام اور ان کے الہام یافتہ ہونے کی شہادت دیتے ہیں اگر کہا جائے کہ ہاں تو پھر مسیحی کلیسیا کے فاضل ممبر پادری ڈبلیو ایچ ٹی گیرڈنر صاحب بی۔ اے کے مندرجہ ذیل تحقیقی بیان کا کیا مطلب ہوا کہ

"یوحنا کے مکاشفہ کے علاوہ ایک بھی کتاب انجیل میں نہیں ہے۔ جس کا یہ دعوے ہو۔ کہ اس کے مصنف پر یہ کتاب نازل ہوئی ہے۔ یا اس کے مصنف کو خدا نے لکھنے کے لئے مامور کیا تھا۔ مقدس پولس کے خطوط کی مانند چند کتابوں میں مصنف نے بیشک صفائی سے الہٰی ہدایت کے زیر اثر ہو کر لکھنے کا دعوے کیا ہے۔ لیکن دیگر کتابوں میں جن میں چند نہایت ضروری کتابیں شامل ہیں۔ مصنف نے کہیں ایسا دعوے نہیں کیا ہے۔ اور ایسا معلوم پڑتا ہے۔ کہ ان کے مصنفوں نے یونہی یا اپنی مرضی سے حسب موقعہ ان کو تحریر کیا ہے۔

(الہام مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور ۱۹۲۷ء)

چوتھا سوال

اگر رومن کیتھولک چرچ کا ہمنوا ہو کر کہا جائے۔ کہ کلیسیا کے قدیم ممبروں نے ان کو الہامی مانا ہے۔ اس لئے ہم بھی اس مجموعہ (عہد جدید) کو الہامی سمجھتے ہیں۔ تو اس کے لئے مشہور بائبلی مفسر پادری ڈملو صاحب کا مندرجہ ذیل بیان پڑھا جائے۔ جو اس کی زوردار تکذیب کرتا ہے۔ کہ

"اناجیل کے لکھنے والے یسوع مسیح کے اقوال کو یونانی میں لکھتے ہیں حالانکہ وہ اغلباً ارامی زبان میں گفتگو کرتا تھا نہ ہی یہ اغلب ہے۔ کہ ان کاتبوں کا کبھی یہ خیال تھا۔ کہ ان کی تحریریں ابتدائی کلیساؤں سے آگے جائیں گی۔ جن سے وہ خود آشنا تھے۔ یہی حال پولس کی تحریروں کا ہے۔ اس کے خطوط جن کی اب اس قدر عزت کی جاتی ہے۔ وہ اصل میں صرف انہی کلیساؤں کے لئے لکھے گئے تھے۔ جن کے وہ نام تھے۔ جنہوں نے ان کو پہلے نقل کیا۔ وہ ہرگز ان کو ان معنوں میں پاک نوشتے نہ سمجھتے تھے جن معنوں میں ہم سمجھتے ہیں۔"

اگر تھوڑی دیر کے لئے مان بھی لیں۔ کہ پہلے زمانہ کے مسیحی بزرگوں نے ان صحائف کو الہامی مان لیا تھا۔ (حالانکہ یہ درست نہیں) تو اس پر یہ سوال ہوگا کہ ایسا ماننے والے (خواہ وہ رسولوں کے شاگرد ہوں یا کلیسیا کے ارکان) ملہم تھے؟ اور کیا خدا نے ان پر القاء کیا تھا کہ وہ انہیں الہامی سمجھیں؟ اگر وہ صاحب الہام تھے۔ تو اس کا ثبوت دیا جائے۔ اور اگر وہ ملہم نہ تھے۔ تو اس صورت میں ہم پراٹسٹنٹ فرقہ کے بانی جناب لوتھر کے لفظوں میں کہیں گے کہ "کلیسیا کو یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی کتاب کو وہ اختیارات یا طاقت دے۔ جو اس میں آگے موجود نہیں۔ کوئی کونسل کسی کتاب کو جو اپنی ذات میں الہامی نہیں ہے۔ الہامی نوشتہ نہیں قرار دے سکتی"

(تحقیق بائیبل صفحہ ۲۵)

مدراس کے مشہور انگریزی اخبار "ہندو" میں
مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ٹریکٹ کا ذکر

مکرم جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن نے حال میں جو محققانہ ٹریکٹ حضرت یسوع مسیح کی قبر کے انکشاف کے متعلق لکھا ہے۔ اس نے انگلستان بھر میں تہلکہ مچا دیا ہے۔ ہندوستان کے بعض اخبارات نے بھی اپنے لنڈنی نامہ نگاروں کی اطلاعات اس کے متعلق شائع کی ہیں۔ قبل ازیں "امرت بازار پترکا" اور "جگتر" کے اقتباسات شائع ہو چکے ہیں۔ ذیل میں مدراس کے ایک وقیع اخبار "ہندو" کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے وہ لکھتا ہے:- "اس عجیب و غریب ادعا کا اعلان کہ حضرت یسوع ناصری سرزمین ہند میں دفن ہوئے تھے جناب مولوی جلال الدین صاحب امام مسجد لنڈن کی طرف سے کیا گیا ہے جیسا کہ ہمارے لنڈنی نامہ نگار کی اطلاع مظہر ہے کہ امام شمس صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح ناصری کی قبر خانیار سٹریٹ سرینگر (کشمیر) میں واقع ہے۔ یہ دعوے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ نے کیا ہے۔ اور حضرت مسیح کی آمد ثانی کی پیشگوئی کو اپنے اوپر منطبق کیا ہے۔ امام شمس صاحب نے اس امر کا اعلان کرتے ہوئے کہ یہ قبر مسیح ناصری کی ہی ہے مزید کہا ہے۔ کہ اس قبر کو کھولا جائے اور تحقیق کی جائے۔ تو متعدد دستاویزات اور الواح اس صداقت کی شہادت میں دستیاب

دو عبرت انگیز نظارے ــــ ایک نصیحت آمیز تاریخی افسانہ

(۲)

(از جناب شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی)

(۱۴)

صدیوں دنیائے اسلام پر جاہ و جلال کے ساتھ سلطنت کرنے کے بعد آخر بنی عباس کا بھی ستارہ اقبال ڈوبنے لگا۔ جو جو مظالم بنی عباس نے اپنی ابتداء میں بنی امیہ پر کئے تھے۔ وہ قرض اب مع سود در سود نقد ادا ہو رہا تھا۔ اور جن دردانگیز طریقوں سے عباسی خلفاء یکے بعد دیگرے قتل کئے جا رہے تھے۔ قلم کا کلیجہ ان کو بیان کرتے ہوئے پھٹنے لگتا ہے۔ لہذا چھوڑیئے اس غمناک تذکرہ کو اور آیئے عباسی خلفاء کے آخری بادشاہ مستعصم باللہ تک

(۱۵)

مستعصم باللہ کا وزیر ایک شیعہ شخص ابن علقمی نامی تھا۔ جو خلیفہ کا نہایت منظور نظر اور تمام سلطنت کے سیاہ و سفید کا مالک تھا۔ خلیفہ کو اس پر پورا اعتماد تھا۔ اور وہ مختار مطلق بن کر جو چاہتا کرتا تھا۔

اس زمانہ میں تاتار سے ایک فتنہ اٹھا۔ اور تمام عالم اسلامی پر غضب الٰہی بن کر چھا گیا۔ ہلاکو خاں ایک خونخوار ڈاکو اور حد درجہ ظالم اور سفاک انسان تھا۔ اس نے قتل و خونریزی سے ایک جہان کو زیر و زبر کر ڈالا۔ مگر خلیفہ اسلام کی طرف اسے آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہ ہوئی۔ کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ خلیفہ کی طاقت زبردست ہے۔ اور وہ اس سے کھلے میدان میں لڑ کر فتح نہیں پا سکتا۔ بہت کچھ سوچنے کے بعد اس نے ایک خفیہ قاصد کے ہاتھ مستعصم باللہ کے اسی وزیر ابن علقمی شیعی کے پاس پیغام بھیجا۔ کہ اگر آپ اپنی حکمت عملی سے کوئی ایسی چال چل سکیں کہ ہماری فوجیں بے روک ٹوک اور بغیر لڑے بھڑے دار الحکومت بغداد پر قبضہ کر لیں۔ اور وہاں کی کثیر دولت سے متمتع ہوں۔ تو اس گراں بہا خدمت کے صلہ میں ہم آپ کو مالا مال کر دیں گے۔ آپ کی منہ مانگی مراد آپ کو دی جائیگی۔ اور ہمارے دربار میں آپ کی وہ قدر و منزلت ہوگی۔ جو کسی اور کی نہ ہوگی۔ ہم نے بڑی امید کے ساتھ یہ رقعہ آپ کو لکھا ہے۔ امید ہے کہ آپ ہمیں مایوس نہ کریں گے۔

(۱۶)

جب یہ منشور وزیر ابن علقمی کے پاس پہنچا۔ تو اس نے سوچا کہ مال و دولت اور عزت و احترام کا یہ موقع جو اس وقت اتفاق سے ہاتھ آ رہا ہے۔ اسے چھوڑنا نہ چاہیئے۔ اگر اس زریں موقع سے فائدہ نہ اٹھایا۔ تو ساری عمر پچھتاوا رہے گا۔ ہلاکو خاں کو بغداد پر قبضہ دلانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ پھر میں طاقت رکھتے ہوئے یہ کھیل کیوں نہ کھیلوں۔ اور کیوں نہ اس دولت و عزت کو حاصل کروں جو قسمت کی یاوری سے اس وقت گھر بیٹھے مل رہی ہے

یہ سوچتے ہوئے اس نے ہلاکو خاں کو کہلا بھیجا کہ " حضور کا پیغام پہنچا۔ میں آپ کا تابعدار اور نیازمند ہوں۔ آپ بلا تامل فوج لیکر تشریف لے آیئے۔ دار السلام بغداد کے دروازے آپ کے لئے کھلے ہوں گے"۔ ہلاکو خاں کے پاس یہ فرحت انگیز اور مسرت خیز پیغام پہنچا۔ تو مارے خوشی کے اس کی باچھیں کھل گئیں۔ اس نے فوراً فوج کو تیاری کا حکم دیا اور بغداد کو روانہ ہو گیا۔

(۱۷)

اب ابن علقمی کی سنیئے!۔ اس نمک حرام نے اُدھر تو ہلاکو خاں کو رقعہ لکھ کر بلا بھیجا۔ اور ادھر فوراً بادشاہ کے پاس پہنچا اور اس سے کہا۔ کہ "حضور! آج دنیا میں ایسا کون فرمانروا ہے جو مدینۃ السلام بغداد کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنے کی جرأت کر سکے۔ ساری دنیا امیر المومنین کے نام سے کانپتی ہے۔ اور ہر ملک پر ہماری شجاعت کا رعب چھایا ہؤا ہے۔ کس کی مجال ہے۔ جو ہم پر حملہ کرنے کا خیال بھی دل میں لائے۔ جب صورت حال یہ ہے۔ تو حضور عالی نے جو بے انتہا فوج رکھ چھوڑی ہے۔ یہ بالکل بے کار اور بے فائدہ ہے۔ فوج اسی لئے رکھی جاتی ہے۔ کہ لڑائی کے وقت کام آئے۔ مگر جب لڑائی کا اندیشہ اور جنگ کا کوئی خطرہ ہی نہ ہو۔ تو ایسی حالت میں فوج کو قائم رکھنا اور اسکی تنخواہ پر لاکھوں روپیہ خرچ کرنا خزانہ سرکار پر مفت کا بوجھ ہے۔ میرے ناچیز خیال میں تو اگر حضور ساری فوج کو یک قلم برخاست کر دیں۔ تو یہ نہایت مبارک شکل رہیگی اس طرح جو روپیہ بچے گا۔ وہ خزانہ میں جمع رہے گا۔ اور دوسری ضروریات میں خرچ ہوتا رہے گا۔

تیر نشانہ پر بیٹھا اور نمک حرام ابن علقمی کی یہ پر فریب چال کامیاب ہوئی۔ مستعصم رضامند ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ " بات تو بہت عمدہ ہے۔ اس طرح بہت معقول رقم پس انداز ہو سکتی ہے۔ اچھا فوج کو برخاستگی کا حکم سنا دو"۔

(۱۸)

جب ظالم ہلاکو اپنی خونخوار فوج کو لئے ہوئے بغداد کے قریب پہنچا۔ اس وقت بدقسمت مستعصم کی آنکھیں کھلیں کہ فوج کا ہونا سلطنت کے لئے کس قدر ضروری ہے۔ اس نے فوراً ابن علقمی کو بلایا۔ مگر وہ نمک حرام پہلے ہی روپوشس ہو چکا تھا۔

بغیر فوج کے قوی اور خوفناک دشمن کا کیونکر مقابلہ کیا جا سکتا تھا۔ نتیجہ ظاہر تھا کہ فوراً دار الخلافہ پر تاتاریوں کا قبضہ ہو گیا۔ اور انہوں نے اسقدر قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔ کہ دجلہ کا پانی تھکتر خون بن گیا۔ لاشوں سے شہر کے کوچے و بازار اٹ گئے۔ یہی نہیں بلکہ سفاک فوجیوں نے محلات شاہی میں گھس کر ناشدنی اور ناکردنی مظالم عورتوں اور بچوں پر کئے۔ سعدی لکھتا ہے کہ بیگمات کا خون محل کی ڈیوڑھی سے بہہ گیا۔ عالیشان عمارات کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی بے انتہا زر و جواہر اور سارا قیمتی مال و اسباب جو محلات میں وحشی تاتاریوں کے ہاتھ آیا۔ لوٹ لیا گیا۔ مستعصم گرفتار ہؤا۔ اور ہلاکو کے سامنے پیش کیا گیا۔

ہلاکو خاں نے کہا جو مال و دولت محل میں مل سکا۔ وہ تو ہم نے سب لے لیا۔ اب جو سونا اور جواہرات صدیوں کا جمع شدہ آپ کے پاس خفیہ طور پر رکھا ہؤا ہے۔ ذرا ہمیں مہربانی فرما کر اسکی بھی سیر کرایئے۔

مجبور و اسیر مستعصم بولا۔ " اس جگہ سے کھدوایئے"۔

فوراً مزدوروں نے وہاں سے کھودا تو ایک بہت بڑا تہہ خانہ کا دروازہ نظر آیا۔ مستعصم باللہ نے ہلاکو خاں کو اشارہ کیا۔ دونوں تہہ خانہ میں داخل ہوئے۔ تو وہاں سونے اور جواہرات کے عظیم الشان ڈھیروں کو دیکھ کر ہلاکو خاں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ اس کے وہم میں بھی دولت کے اس قدر انبار کبھی نہیں آئے تھے۔

خفیہ خزانے کی سیر کرکے دونوں بادشاہ باہر آ گئے۔ اب ہلاکو خاں نے ایک طشتری اٹھائی تہہ خانہ میں گیا۔ وہاں سے اس طشتری کو سونے کے ٹکڑوں اور ہیرے جواہرات سے بھر کر لایا اور مستعصم کے سامنے رکھ کر بڑی متانت سے کہنے لگا۔ "یہ نعمت حاضر ہے کھایئے"۔

غمگین اور پژمردہ مستعصم نے سنجیدگی سے کہا۔ " مجھ ستم رسیدہ کے ساتھ آپ مذاق کرتے ہیں سونا اور جواہرات کہیں کھانے کی چیزیں ہیں جو میں ان کو کھاؤں؟" ہلاکو خاں نے نہایت معقول جواب دیا۔ کہ "پھر کس لئے ان کو تہہ خانہ میں بند کر رکھا تھا؟ اگر یہی سونا فوج پر اور ملک کے انتظام پر خرچ کرتے تو یہ دن کاہے کو دیکھتے۔ چونکہ تم نے ایسا نہ کیا لہذا میں نے یہی سوچا۔ کہ شاید تم نے کھانے کے لئے اس سونے کو رکھ چھوڑا ہے"۔

(۱۹)

اس کے بعد ہلاکو خاں نے حکم دیا۔ کہ " ایک بڑا سا تھیلا لاؤ" حکم کی تعمیل ہوئی اور تھیلا آ گیا۔ اب ہلاکو خاں نے اس تھیلے میں مستعصم کو بند کیا اور فوج سے کہا۔ کہ اسے لاتوں اور مکوں سے مارتے ہوئے دور تک لے جاؤ۔ اور پھر وہاں سے اسی طرح واپس لاؤ۔ نازک بدن اور نازک اندام خلیفہ کا کمزور جسم وحشی اور درندہ صفت تاتاریوں کی لاتوں اور مکوں کی کہاں تک برداشت کرتا۔ تھوڑی دیر میں ہائے ہائے کرتا ہؤا دنیا سے رخصت ہو گیا۔ فوجیوں نے تھیلے سے لاش نکالکر گدھوں اور کتوں کے آگے ڈال دی۔

(۲۰)

جب مسلمان برباد ہو چکے۔ بادشاہت تباہ ہو چکی۔ شہر ویران ہو گیا۔ محلات کھنڈر بن گئے۔ تو ابن علقمی گھر سے نکلا اور اپنی خدمت کا انعام مانگنے کے لئے ہلاکو خاں کی فوج میں گیا۔ جو شہر سے باہر پڑاؤ ڈالے ہوئے تھی۔

جب ہلاکو خاں کو خبر ہوئی۔ کہ ابن علقمی آیا ہے۔ تو وہ گویا اس کا منتظر ہی تھا۔ نہایت تپاک سے پیش آیا۔ اور بڑی تعظیم و تکریم کے ساتھ اپنے پاس بٹھا لیا۔ بڑے بڑے فوجی افسر بھی سب موجود تھے۔

ہلاکو خاں نے کہا۔ " وزیر صاحب! ہم آپ کی عنایت۔ نوازش اور مہربانی کے نہایت درجہ ممنون ہیں۔ کہ آپ کی بدولت بڑی آسانی سے شہر بغداد پر قبضہ ہو گیا۔ فوج کو پہلے ہی برخاست کرا دینے کی تدبیر نہایت اعلیٰ درجہ کی رہی۔ حقیقت میں جو کام آپ نے کیا ہے۔ یہ کسی دوسرے سے ممکن نہ تھا۔ آپ جیسا زیرک اور دانا انسان ڈھونڈے سے بھی نہیں مل سکتا۔

میں آپ کو آپ کی حسن خدمت کا پورا پورا بدلہ ابھی دیتا ہوں۔ یہ کہہ کر ہلاکو خاں نے دو غلاموں سے جو پاس کھڑے تھے کہا کہ وزیر صاحب کے لئے جو سامان ہم نے تیار کر رکھا ہے وہ جلد لے آؤ

غلام گئے اور دو موٹے موٹے رسے اور دو مضبوط گھوڑے لے آئے جن کو دیکھ کر ابن علقمی حیران ہوا۔ کہ یہ کیسا سامان ہے اور اس کا کیا بنے گا؟

ابن علقمی کو حیران دیکھ کر ہلاکو خاں نے کہا "او نمک حرام۔ خبیث۔ بے ایمان اور محسن کش انسان! تجھے اپنے آقا اور ولی نعمت سے دغا کرتے اور اسے دھوکا دیتے ہوئے شرم نہ آئی۔ کم بخت کہیں ڈوب ہی مرا ہوتا۔ تاکہ دنیا تیرے ناپاک وجود سے پاک ہو جاتی۔ اور یہ ناگوار فرض مجھے نہ ادا کرنا پڑتا۔ جب تو نے اپنے آقا سے دغا کی جس نے شروع سے تجھے پرورش کیا۔ اور ہر طرح تجھ پر اعتبار کرتا تھا۔ تو بھلا میرے ساتھ کس طرح وفاداری کریگا۔ لے اب اپنے کئے کی سزا بھگت۔"

(۲۱)

اس کے بعد ہلاکو خاں نے غلاموں کو اشارہ کیا کہ اپنا کام کرو۔ غلاموں نے فوراً زمین پر گرا کر اس کے دونوں پاؤں میں دونوں رسے الگ الگ باندھ دیئے۔ اور رسوں کے دوسرے سرے دونوں گھوڑوں کی پچھلی ٹانگوں سے جکڑ دیئے

اور پھر دونوں غلام کود کر گھوڑوں پہ سوار ہو گئے۔ اور گھوڑوں کو چابک مارا۔ گھوڑے چلے اور پیچھے ابن علقمی کی زندہ لاش بھی گھسٹی۔ گھوڑے چلتے رہے۔ اور پتھروں کے ٹکڑوں اور سنگریزوں سے ابن علقمی کا جسم زخمی ہوتا رہا۔ یہانتک کہ سارا بدن اور سارا چہرہ خون سے تربتر ہو گیا۔ لباس تمام جھیر جھیر ہو گیا۔ سر میں پتھروں کے لگنے سے موٹے موٹے گومڑے پڑ گئے درد کی شدت اور زخموں کی تکلیف سے بدبخت ابن علقمی نے چیخنا چلانا شروع کیا۔ اس کی ایک ایک چیخ آسمان تک پہنچتی تھی مگر کوئی نہ تھا جو آتا اور اس کو اس عذاب الیم سے چھڑاتا۔ گھوڑے چلتے رہے۔ غلام ہنستے رہے۔ اور راہ چلتے کہتے رہے کہ "دیکھو نمک حرامی کا انجام"

بالآخر اسی طرح پتھروں سے ٹکرا ٹکرا کر بڑی حسرت اور بڑے کرب کے ساتھ ابن علقمی نے جان دیدی۔ جب غلاموں نے دیکھا کہ لاش کے پرخچے اڑ چکے ہیں۔ تو رسوں کو اس کے پیروں سے کھول کر اور لاش کو جنگل میں پھینک کر چلے آئے۔ جب تک دنیا میں نمک حرامی۔ بے ایمانی۔ غداری اور بے وفائی کے الفاظ لغتوں میں لکھے ہوئے باقی رہیں گے اس وقت تک ابن علقمی کا نام بھی نمک حراموں کی اول صف میں لکھا ہوا باقی رہے گا۔

(۲۲)

تاریخ کے یہ دونوں نظارے کسقدر دردناک کسقدر روشن اور کسقدر لائق تقلید اور قابل عبرت ہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

بیعتیں ہوئی ہیں۔ شکار ضلع گورداسپور کی جماعت نے دس بیعتیں کرا کر عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ دس فی صدی جماعتوں کا تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے۔

انچارج دفتر بیعت قادیان

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم تا ۳۰ر احسان ۱۳۲۵ ہش

اس میں دس فیصدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے

نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت	نام جماعت	تعداد بیعت
قادیان	۴	ہوتی بنی مانسہرہ	×	کراچی	×
لاہور	۲	گنڈا پلی اڑیسہ	×	ونجواں گورداسپور	×
کریام	×	کھاریاں گجرات	×	فیروزپور	۱
دہلی	۱	دھرم کوٹ بگہ گورداسپور	×	سامانہ پٹیالہ	۱
سیالکوٹ	×	پہاونگل بنگال	۸	غوث گڑھ ماچھی واڑہ	×
حیدرآباد	×	گنج مغلپورہ لاہور	۳	بہاولپور	×
کلکتہ	۴	باڑی پورہ چک امرچ کشمیر	×	کوئٹہ	×
کیرنگ اڑیسہ	×	رشی نگر کشمیر	×	کپورتھلہ	×
ناسنور کشمیر	×	دوالہ زید کا سیالکوٹ	×	چانگریاں مانگا سیالکوٹ	×
شکار گورداسپور	۱۰	دوالمیال جہلم	×	مانگٹ اونچے گوجرانوالہ	×
گھٹیالیاں سیالکوٹ	×	چک سکندر گجرات	×	عزیزپور ڈگری سپرکوٹ	×
ننگل کلاں گورداسپور	×	سڑوعہ ہوشیارپور	×	چونڈہ سیالکوٹ	×
اور حمہ سرگودھا	×	گھنوکے ججہ سیالکوٹ	×	لالہ موسیٰ گجرات	×
تلونڈی جھنگلاں گورداسپور	×	سید والہ شیخوپورہ	×	کینہ پور کشمیر	×
امرتسر	۱	شاہدرہ لاہور	×	محمد آباد اسٹیٹ	×
سونگڑہ اڑیسہ	×	جہلم	۱	خالو والی میاں والی کوٹ ہاجرہ سیالکوٹ	×
بستی رنداں ڈیرہ غازیخاں	×	بمبئی	۲	شاہ پور سرگودھا	×
محمود آباد جہلم	×	کھیوہ کلاسوالہ سیالکوٹ	×	چیندرکے منگولے سیالکوٹ	×
گوئیکی گجرات	×	یادگیر	×	ملتان	×
کنانور مالابار	×	چیچی دیچی گورداسپور	۸	ناصر آباد سندھ	×
بھینی بانگر گورداسپور	×	گجرات	×	بنگال اڑیسہ	×
چارکوٹ کشمیر	۱	کوٹ قیصرانی ڈیرہ غازیخاں	×	مچھرکہ سرگودھا	۳
دھیوال گورداسپور	×	کاٹھ گڑھ ہوشیارپور	×	پشاور	×

جماعت کی ترقی کیلئے آپ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو احمدیت میں داخل کیجئے

جون ۱۹۴۶ء میں کل ۲۰۷ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے اس مرتبہ ضلع گورداسپور اول۔ ریاست جموں و کشمیر دوئم۔ اور ضلع لاہور سوئم ہیں۔ ان حلقوں کی بیعت علی الترتیب ۵۰۔ ۲۵ اور ۱۸ ہے۔ اضلاع گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ و حلقہ بنگال و آسام کی بیعت اپنے سابقہ معیار سے بہت نیچے گر گئی ہے۔ ان حلقہ جات کے احمدی احباب کو جماعت میں اضافہ کے لئے خاص جدوجہد کرنی چاہیئے۔ اور اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو جلد از جلد احمدی بنا لینا چاہیئے۔ حضرت امیر المومنین سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز متعدد مرتبہ توجہ دلا چکے ہیں کہ یہ دور جماعت احمدیہ کے لئے بڑا نازک دور ہے۔ اور آئندہ ترقیات بہت حد تک ہماری موجودہ جدوجہد پر مبنی ہیں۔

ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فیصدی جماعتوں میں اس مہینہ میں پچاس

تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو ثانی کے متعلق ضروری اعلان

(ام طاہر ٹرسٹ جزو ثانی)

جلد ششم کی مندرجہ بالا جزو ثانی کی پیشگی رقوم ارسال کرنے والے احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ رقم بھیجتے وقت کھاتے کا نام ضرور تحریر فرمائیں۔ کھاتے کا نام یہ ہے (ام طاہر ٹرسٹ جزو ثانی) (۲) بہت تھوڑے احباب کی طرف سے پیشگی رقوم آئی ہیں۔ حالانکہ اس کام میں ہر احمدی کو سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کیونکہ جلدیں صحیح معنوں میں ریزرو انہی دوستوں کے لئے رکھی جائیں گی جن کی طرف سے قیمت پیشگی وصول ہو گی۔ قیمت پیشگی جمع ہونے کی صورت میں جلد مہیا کرنا دفتر کے ذمہ ہے دوسری صورت میں یعنی جن کی طرف سے رقم پیشگی وصول نہ ہوئی ہو گی۔ خواہ انہوں نے بذریعہ خط لکھ بھی دیا ہو کہ جلد ریزرو رکھیں۔ ان کے لئے جلد ریزرو رکھنے کا دفتر ذمہ دار نہ ہوگا۔ کیونکہ جن کی طرف سے قیمت پیشگی جمع ہوگی۔ ان کا حق مقدم ہے ان کی ضرورت پوری کرنے کے بعد اگر گنجائش ہوئی تو ایسے احباب کے معاملہ پر غور ہو سکے گا۔ اور بصورت جلد ملنے کی یقینی نہیں۔ اس لئے دوست قیمت پیشگی ارسال فرما کر بہت جلد اپنا حق قائم فرمائیں۔

(۳) پانچ جلد سے زیادہ لینے والے دوست اس امر کا پوری طرح خیال رکھیں۔ کہ رقم جمع کرانے سے پہلے اپنی مطلوبہ تعداد کا تعین کر کے اس کی منظوری تحریری حاصل کر لیں۔ اور ایسا ہی خود بھی دفتر کو تحریر لکھ دیں۔ کہ اتنی جلدیں مطلوب ہیں۔ اور دفتر سے منظوری کی اطلاع حاصل کر لیں۔ تاکہ دفتر ان کی مطلوبہ تعداد مہیا کرنے کا ذمہ وار ہو جائے اس سلسلہ میں قیمت پیشگی جمع کرانے سے زیادہ جلدیں لینے کا حق قائم نہ سمجھا جائیگا۔ اور نہ ہی دفتر ان کی جمع کردہ رقم کے مطابق جلدیں مہیا کرنے کا ذمہ وار ہوگا۔ اس لئے زیادہ جلدیں لینے والے احباب خواہ ان کی رقم جمع ہو یا وہ ابھی جمع کرانے کا ارادہ رکھتے ہوں اس امر کی پوری طرح پابندی فرمائیں:۔

(۴) تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم جزو ثانی کی قیمت مبلغ ۱/۰/۷ روپے ہے۔ محصول ڈاک مبلغ ۱/۱/۔

(۵) یہ جلد جو زیر طبع ہے تیسویں پارہ کی دوسری جزو ہے۔ ابھی مکمل نہیں ہوگی جب مکمل ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔ تیسویں پارہ کی تفسیر امید ہے تین جزو میں آسکیگی جس کا انتظام دوسرے جزو کے بعد کیا جائیگا (انچارج تحریک جدید قادیان)

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۹۵۳۶ منکہ صدیقہ بیگم زوجہ محمد شمس الدین صاحب قوم سید عمر ۴۹ سال بعیت ۱۹۲۲ء ساکن بھاگلپور حال دار الفتوح قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میرا مہر جو مبلغ ۵۰۰ تھا۔ جس میں سے مبلغ دو سو روپیہ وصول کر چکی ہوں۔ اب میرے خاوند کے ذمہ ۳۰۰ تین سو روپے باقی ہیں۔ جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں زیور جو تھا وہ خرچ کر چکی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی الامۃ:۔ صدیقہ بیگم قادیان۔ گواہ شد محمود احمد قریشی گواہ شد:۔ محمد شمس الدین قریشی موٹر ڈرائیور دار الفتوح

۹۵۳۷ منکہ محمد شمس الدین ولد قدرت اللہ صاحب قوم قریشی پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال بعیت ۱۹۱۳ء ساکن بھاگلپور حال دار الفتوح قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میں اس وقت للعہ روپے ماہوار کا ملازم ہوں۔ اس کے علاوہ نہ کوئی جائداد ہے نہ مکان۔ میں اقرار کرتا ہوں۔ کہ اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ ہر ماہ ادا کرتا رہونگا۔ میری وفات کے بعد اگر میری کچھ جائداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۴۴

۹۵۳۷ العبد:۔ محمد شمس الدین موٹر ڈرائیور دار الفتوح گواہ شد:۔ سربلند منیجر دار الفتوح۔ گواہ شد:۔ رسول بخش مجتب

"پوری پوری طرح تعاون کیجئے"

مسٹر نہرو

"غذائی صورت حال کا قطعی تقاضا یہی ہے۔ کہ پورا پورا تعاون کیا جائے تاکہ تباہی سے بچا جاسکے۔ اسیطرح یہ بوجھ سب پر یکساں ڈالا جاسکے۔ خصوصیت سے عام طور پر پبلک کا تعاون بہت ضروری ہے"

بیان مسٹر نہرو

ہمارا عہد اور ہماری اپیل

اُن لوگوں سے جو کمی کے علاقہ میں رہتے ہیں ہم پوری امداد کا عہد کرتے ہیں۔ ملک کے تمام ذرائع و وسائل کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ اور اُن کو امداد بہم پہنچائی جارہی ہے۔ غذا کی کمی میں مساویانہ حصہ رسدی کا خیال رکھا جائیگا اور پورے ملک میں یکساں تقسیم ہوگی۔ راشننگ کو وسعت دیدی گئی ہے تاکہ ہر شخص اپنا صحیح حصہ پاسکے۔ قیمتوں کے کنٹرول کو سختی سے برقرار رکھا جائیگا۔ اس لئے آپ بھی پُرسکون رہیئے اور اعتماد کیجئے۔ ضرورت سے زیادہ ذخیرہ نفع بازوں سے کوئی سروکار نہ رکھیے۔

اُن لوگوں سے جو فاضل پیداوار کے علاقوں میں رہتے ہیں ہماری درخواست ہے کہ وہ پوری پوری طرح مدد کریں۔ اگر آپ اپنا فاضل غلہ دینے کیلئے کہا جائے تو آپ کے پاس آپ کی ضرورتوں سے بہت زیادہ بچ رہے گا۔ اگر آپ کے شہر میں راشننگ جاری کر دیا جائے تو یہ یاد رکھئے کہ ایسا قدم صرف آپ کے ہموطنوں کی مدد کے لئے اُٹھایا گیا ہے۔ اس کے باوجود بھی آپ کے پاس کافی اناج بچ رہے گا۔ چھوٹی سے چھوٹی مقدار میں بھی ذخیرہ نہ کیجئے۔ حکومت کے ذمہ داروں سے تعاون کیجئے۔

تاجروں اور کاشتکاروں کو پیغام

آپ سے جس قدر اناج ممکن ہو سکے نکال دیجئے۔ اناج کی مقدار کا ہر من جو ذخیرہ کیا جائے اپنے بہت سے ہموطنوں کی موت کا سبب ہو سکتا ہے۔ صرف کنٹرول کی قیمتوں پر فروخت کیجئے جو آپ کے اور خریدار کے دونوں کے لئے مناسب ہیں۔ دوسروں کی مصیبت کے سہارے دولت کمانا ایک لعنت ہے۔

حکومت اور عوام نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ منافع بازوں اور چور بازاریوں کو ہر ممکن طاقت سے جو اُنہیں حاصل ہے کچل ڈالیں گے۔ چور بازاری سے گریز کیجئے۔ یہ کام مجرمانہ ہے۔

غذائی بحران کو شکست دیجئے

ملکر کوشش کیجئے — ملکر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲۲ جولائی۔ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک میں ہر مسلمان کو چھ چھٹانک کھانڈ کا زائد راشن دیا جائے۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ فوجی ہیڈ کوارٹرز سے اعلان ہوا ہے کہ پروگرام کے مطابق ہندوستانی فوج میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ اب تک قریباً آٹھ لاکھ پچاس ہزار افراد کو فوج سے فارغ کیا جا چکا ہے۔ توقع کی جاتی ہے کہ آئندہ اکتوبر تک ہندوستانی فوج میں صرف دس لاکھ افراد رہ جائیں گے۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ لنڈن کے اخبار سٹار نے پارلیمنٹ میں ہندوستان کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وزیر ہند نے یہ بات بالکل صحیح کردی ہے کہ صوبوں کی گروپ بندی وزارتی سکیم کا ایک نہایت ہی اہم جزو ہے۔ گروپ بندی میں صوبوں کی رضامندی سے ہی ترمیم ہو سکتی ہے۔ اب جبکہ کانگرس وزارتی سکیم کو مکمل طور پر تسلیم کر چکی ہے انصاف کی رو سے اسے یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اس سکیم کو توڑنے کی کوشش کرے۔

نیویارک ۲۲ جولائی۔ بولیویا کی حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے۔ اور صدر بولیویا کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔

لکھنؤ ۲۲ جولائی۔ یو۔پی سے دستور ساز اسمبلی کے انتخابات میں ۴۴ کانگرسی ۷ مسلم لیگی اور ۳ انڈی پنڈنٹ امیدوار کامیاب ہوئے ہیں۔ ایک کانگرسی مسلمان بھی کامیاب ہوا ہے۔ مسلمانوں کی کل نشستیں آٹھ تھیں۔

لنڈن ۲۲ جولائی۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ امن کانفرنس میں جو ۲۹ جولائی کو پیرس میں منعقد ہوگی ہندوستان کی طرف سے انڈین سول سروس کے دو ممبروں کو بطور نمائندہ بھیجا جائے گا۔ لنڈن کے ہندوستانی حلقوں میں اس اطلاع پر بے چینی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

پشاور ۲۲ جولائی۔ خان عبدالغفار خاں نے ایک تقریر میں سرحد کی کانگرسی وزارت کے قیام سے لے کر اب تک کی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں نے صوبہ کے ایک ایک حصہ کا دورہ کیا ہے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وزارت لوگوں کی تکالیف کو دور نہیں کر سکی۔ سرکاری افسر ایک دوسرے سے تعاون نہیں کر رہے۔ ہر جگہ جرائم اور رشوت ستانی زوروں پر ہے۔ اور ہر جگہ ضروریات زندگی نہ ملنے کی وجہ سے بے چینی پھیل رہی ہے۔ کانگرس وزارت اگر ان باتوں کا انسداد نہیں کر سکتی تو اسے چاہیئے کہ مستعفی ہو جائے۔

امرتسر ۲۲ جولائی۔ سکھ حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر دستور ساز اسمبلی کی سکھ سیٹوں کے لئے دوبارہ انتخاب کا اعلان کیا گیا تو سکھ اس میں ضرور شامل ہو جائیں گے۔ آخری فیصلہ پنتھک بورڈ کی ۱۱ اگست کو منعقد ہونے والی میٹنگ میں کیا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ نہ صرف سمندری راستہ سے بلکہ ہوائی جہاز کے ذریعے بھی جنوبی افریقہ میں مال بھیجنے یا وہاں سے مال منگوانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ پنڈت نہرو نے ایک تقریر میں کہا کہ کانگرس دستور ساز اسمبلی میں آزاد اور خود مختار ہندوستان کا آئین بنانے کے لئے شامل ہو رہی ہے۔ اگر وہ اس میں ناکام رہی تو کانگرس دستور ساز اسمبلی سے نکل کر اسے تباہ و برباد کر دے گی۔

سری نگر ۲۲ جولائی معلوم ہوا ہے کہ پنڈت جواہر لال نہرو اور وزیر اعظم کشمیر کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ اس سمجھوتہ کی بڑی شرط یہ ہے کہ پنڈت نہرو اب شیخ عبداللہ کی تحریک کشمیر چھوڑ دو کی حمایت نہیں کریں گے بلکہ شیخ صاحب کو یہ ہدایت کریں گے کہ وہ اپنی تحریک واپس لے لیں۔ اور اپنے کئے پر پشیمانی کا اظہار کریں۔

نئی دہلی ۲۳ جولائی محکمہ ڈاک و تار کے ملازمین کی ہڑتال کے متعلق پنڈت نہرو نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ میری رائے میں ایسی ہڑتال قطعاً نہیں ہونی چاہیئے۔ جس کا اثر عوام کی روزمرہ کی ضروریات پر پڑے۔ کوئی نہ کوئی ایسا مستقل انتظام ہونا چاہیئے۔ جس کے ذریعے اس قسم کے جھگڑوں کا غیر جانبدارانہ طور پر فیصلہ کیا جا سکے۔ مجھے ڈاکیوں کے مطالبات سے ہمدردی ہے۔ لیکن انہیں عوام کو تکلیف دے کر اپنے مطالبات نہیں منوانے چاہئیں۔ آپ نے حکومت کی پالیسی پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ گورنمنٹ اگر بعد ابھی ان مطالبات کو منظور کر لیتی۔ تو اسے آج پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ بہرحال سمجھوتہ کے لئے اب پونا اور بمبئی میں جو کوششیں ہو رہی ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ کامیاب ثابت ہوں گی۔

نئی دہلی ۲۳ جولائی۔ آل انڈیا پوسٹ اینڈ ٹیلیگراف فیڈریشن کی کونسل نے آج ایک قرارداد پاس کی۔ جس میں کہا گیا ہے کہ ثالثوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ اطمینان بخش نہیں ہے۔ حکومت کو چند اور مراعات بھی منظور کر لینی چاہئیں۔ اگر محکمہ کی طرف سے فیڈریشن کے مطالبات کا کوئی جواب نہ دیا گیا تو جمعرات کی رات سے محکمہ ڈاک و تار کے تمام ملازمین ہڑتال کر دیں گے۔

مدراس ۲۳ جولائی۔ آج محکمہ ڈاک کے ہڑتالیوں کے ساتھ اظہار ہمدردی کرنے کے لئے ایک دن کی عام ہڑتال کی گئی۔ سکول اور کالج بھی بند رہے۔

مدراس ۲۳ جولائی۔ مدراس اسمبلی سے دستور ساز اسمبلی کے لئے چار مسلم لیگی امیدوار منتخب کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ آج پارلیمنٹ میں مسئلہ فلسطین کے متعلق ایک اہم بیان دیا جائیگا۔

لاہور ۲۳ جولائی۔ سونے کی قیمتیں گر جانے کی وجہ سے مارکیٹ میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ عوام اس خیال سے کہ قیمتیں اور گریں گی۔ سونا خریدنے کے بجائے فروخت کر رہے ہیں۔ پنجاب کی بہت سی فرموں کا دیوالہ نکل گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۲ جولائی۔ محکمہ ڈاک و تار کے ڈائرکٹر جنرل نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس وقت تک مملکت سعودیہ عرب کی ڈاک صرف القدس تک بذریعہ ہوائی جہاز جایا کرتی تھی۔ لیکن اب یہ ڈاک مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ تک بھی بذریعہ طیارہ جایا کرے گی۔